السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جرابوں پر مسح کرنے والی روایت میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ عن سے روایت کرتے ہیں اور آپ سفیان ثوری کی عن والی روایت کو نہیں مانتے۔ (دیکھئے نورالعینین، ترمذی کی روایت) توکیا جرابوں پر مسح جائز ہے؟ کیا آپ کے پاس تحدیث یا ثقہ متابعت ہے؟ اگر ہے تو ضرورچاہیے۔ علامہ مبارک پوری نے تحفۃ الاحوذی میں جراب پر مسح کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔ (حبیب اللہ۔پشاور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باسند صحیح جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔ (الاوسط لابن المنذر ج1ص 462ت 479)

اس روایت کی سند میں نہ تو سفیان ثوری ہیں اور نہ کوئی دوسرا مدلس راوی بلکہ یہ سند بالکل صحیح ہے۔

یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ (ج1ص189ح1986) میں بھی موجود ہے مگر غلطی سے عمرو بن حریث کے بجائے عمرو بن کریب چھپ گیا ہے۔

ان کے علاوہ دیگر کئی صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین سے المسح علی الجوربین ثابت ہے جن کا کوئی مخالف معلوم نہیں لہذا جرابوں پر مسح کے جواز پر صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کا اجماع ہے۔ دیکھئے المغنی ابن قدامۃ (ج1ص 181 مسئلہ 426) والاوسط لابن منذر (1/465) والمحلی (ج2ص87) اورہدیۃ المسلمین (ص20، 17ح4) اجماع صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین بذات خود بھی بڑی دلیل ہے لہذا سفیان ثوری کی معنعن روایت پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے اسے صرف اس اجماع کی تائید میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ (شہادت جنوری 2003ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ223

محدث فتویٰ